قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 25 جون 2020ء | 03 ذوالقعدہ 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 152

ارشاد باری تعالیٰ

إِنَّ اللّٰہَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا

وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ

إِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللّٰہَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا

(النساء 59)

یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ایک خوبصورت دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس سے اٹھتے تو یہ دعا کرتے:

اے اللہ! ہمیں اپنے دین کے بارہ میں کسی ابتلا میں نہ ڈالنا اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم نہ بنانا اور ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک محدود نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح حدیث نمبر 3424)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

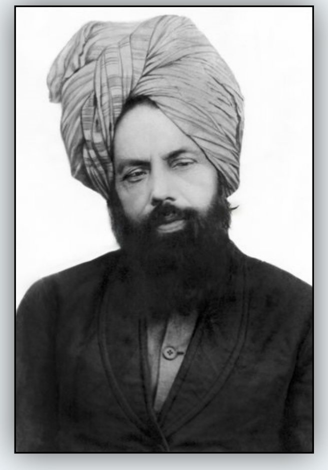

استغفار کا مطلب اور اس کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام استغفار کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

’’غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے۔ پس استغفار کے یہی معنی ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 348)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام استغفار کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہوسکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بدثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوّہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 218)

فرمایا ’’استغفار کے اصل معنی تو یہ ہیں کہ یہ خواہش کرنا کہ مجھ سے کوئی گناہ نہ ہو یعنی میں معصوم رہوں اور دوسرے معنے جو اس کے نیچے درجے پر ہیں کہ میرے گناہ کے بدنتائج جو مجھے ملنے ہیں میں ان سے محفوظ رہوں۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 303)

فرمان خلیفہ وقت

عہدیداران کے فرائض

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ذیلی تنظیمیں بھی، انصار بھی، لجنہ بھی، خدام بھی، ہر سطح پر فعّال ہوں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد تنظیموں کے قیام کا یہ تھا کہ جماعت کا ہر طبقہ فعّال ہو جائے اور مختلف ذرائع سے جماعت کی ترقی کی کوشش ہوتی رہے اور افراد جماعت کے ہر طبقہ تک پہنچا جا سکے۔ عورتوں تک بھی، بچوں تک بھی، نوجوانوں تک بھی، بوڑھوں تک بھی تا کہ خلیفۂ وقت کو ہر ذریعہ سے خبر بھی پہنچتی رہے۔ اس بارے میں بھی اس کو علم ہوتا رہے کہ جماعت کی کیا حالت ہے۔ پس ہر عہدیدار جو ہے، وہ خدمت دین کو اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہوئے کرے اور ایک دوسرے سے تعاون بھی کریں۔ نظام جماعت صدران، امراء اور ذیلی تنظیموں کا بھی ایک دوسرے سے باہمی تعاون ہونا چاہئے۔ اگر یہ باہمی تعاون ہو اور تمام ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام بھی فعال ہو تو جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔

ایک بات یہ بھی ہر عہدیدار یاد رکھے کہ اگر کسی کے اپنے خلاف بھی شکایت ہو، کسی عہدیدار کے خلاف اس کو یا اس کے خلاف اس کو شکایت پہنچے یا اس کے خلاف کوئی اس کے سامنے بات کرے تو اس کو سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ عہدیداروں میں سب سے زیادہ برداشت ہونی چاہئے اور بات کرنے والے سے بدلہ لینے کی بجائے سب سے پہلے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے، اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کہیں میرے میں یہ برائی ہے تو نہیں۔ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے یا صحیح کہہ رہا ہے۔ یہ بات بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے ضروری ہے۔

(خطبہ جمعہ 10 مارچ 2017)

اس شمارہ میں

- آؤ توبہ کریں (منظوم)
- حضرت شیخ محمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کلکتہ
- بچہ کی پیدائش سے ہی تربیت کا آغاز کریں
- احمدیت نے میرے خاندان کو کیا دیا

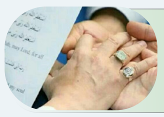

دربارِ خلافت

مومن کے لباس کامعیار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ایک مومن کے اور ایک غیر مومن کے لباس کی زینت کا معیار مختلف ہوتا ہے اور کسی بھی شریف آدمی کے لباس کا جو زینت کا معیار ہے وہ مختلف ہے۔ ایک مومن کبھی ایسا لباس نہیں پہن سکتا جو خود زینت بننے کے بجائے جسم کی نمائش کر رہا ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 اپریل 2009ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 24اپریل 2009ء)

’’بعض لڑکیاں کہہ دیتی ہیں کہ ہم نے سر ڈھانک لیا ہے اور یہ کافی ہے لیکن سر اس طرح نہیں ڈھانکا ہوتا جس طرح اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔ بال نظر آرہے ہوتے ہیں آدھا سر ڈھکا ہوتا ہے۔ آدھا ننگا ہوتا ہے۔ گریبان تک نظر آرہا ہوتا ہے۔ کوٹ اگر پہنا ہے تو کہنیوں تک بازو ننگے ہوتے ہیں۔ گھٹنوں سے اوپر کوٹ ہوتے ہیں۔ یہ نہ ہی ایک احمدی لڑکی اور عورت کی حیا ہے اور نہ ہی یہ ایک احمدی عورت کی آزادی کی حد ہے بلکہ اس ذریعہ سے اس طرح کی حرکتیں کرکے وہ اپنی حیا پر الزام لا رہی ہوتی ہیں اور بحیثیت احمدی اپنی آزادی کی حدود کو بھی توڑ رہی ہوتی ہیں۔‘‘

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ جرمنی 23 اگست 2008ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 4نومبر 2011ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں:

’’اگر آپ نے ٹراؤزر (trouser) یا جین (jean) پہننی ہے تو قمیض لمبی ہونی چاہیے۔ بعض لڑکیاں سمجھ لیتی ہیں کہ گھر میں جین کے اوپر ٹی شرٹ پہن لیا یا چھوٹا بلاؤز پہن لیا تو ایسا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جبکہ گھر میں اپنے باپ بھائیوں کے سامنے بھی ایسا لباس پہننا چاہئے جو حیادار ہو، مناسب ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان سے پردہ نہ کرنے کو کہا ہے لیکن حیا کو بہرحال ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ اس لئے گھر میں بھی اپنا لباس جو ہے حیادار رکھنا چاہیئے۔‘‘

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ جرمنی 2 جون 2012ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 26اکتوبر 2012ء)

آج کی دعا

’’اے اللہ میں تیرا غلام اور تیرے غلام اور لونڈی کی اولاد ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ تیرا حکم مجھ میں جاری ہے اور تیرا فیصلہ میرے لئے آخری ہے۔ میں تجھے تیرے ہر نام کا واسطہ دیتا ہوں، جو تیرا ہے جو تونے خود اپنا نام رکھا، یا تونے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا۔ یا اپنی کتاب میں اسے نازل کیا یا اپنے علمِ غیب میں جن صفات کو تونے ترجیح دی (ان کا واسطہ) کہ قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور بنادے۔ اور میرے غم وحزن کو دور کرنے کا ذریعہ بنادے‘‘۔

(مسند احمد: حدیث نمبر 3528)

یہ پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی مشکلات دور ہونے اور حُبِّ قرآن کی بہت پیاری دعا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

’’جس شخص کو کثرت کے ساتھ ہموم وغموم کا سامنا ہو وہ یہ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اسکے ہم وغم دور کر دیتا ہے‘‘

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

بقیہ: یوکے میں پینے کا پانی...... از صفحہ 4

روز 51 مختلف جگہوں کا پانی کا ٹسٹ لیا جاتا ہے۔ 2014ء میں 455 ایسے cases تھے جن کے خراب ہونے کا خطرہ پیدا ہوا۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ یوکے میں ٹوٹی کا پانی زیادہ صاف ہے اور صحت کے لیے مفید ہوتا ہے۔ اس میں سے مضرِ صحت اجزاء اور بیکٹیریا وغیرہ نکال دیے جاتے ہیں۔ یوکے کا پانی کا level ایک اچھے مقام پر ہے اور اس کی باقاعدہ صفائی اور چیکنگ ہوتی ہے۔

ہاں کیونکہ پانی میں chlorine کا استعمال کیا جاتا ہے، اس لئے کچھ نہ کچھ نقصان اس کا ہوتا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ گھر کیلئے filter خریدے جائیں۔ لیکن پھر بوتل میں دستیاب پانی بھی اتنا کوئی اچھا نہیں ہے کیونکہ اس کا بھی پلاسٹک کی وجہ سے chemicals کی طرف میلان ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پانی کے صاف ہونے کے متعلق فرمایا ہے کہ:۔

مَیں تمہیں ایک اصل بتا دیتا ہوں کہ قرآنِ مجید میں آیا ہے وَالرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ (المدثر:٦) جب پانی کی حالت اس قسم کی ہو جائے جس سے صحت کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو تو صاف کر لینا چاہئے۔ مثلاً پتے پڑ جاویں یا کیڑے وغیرہ۔ (حالانکہ اس پر یہ ملّاں وغیرہ نجس ہونے کا فتویٰ نہیں دیتے) باقی یہ کوئی مقدار مقرر نہیں۔ جب تک رنگ و بو و مزا نجاست سے نہ بدلے وہ پانی پاک ہے۔

(بدر یکم اگست 1907ء صفحہ 12)

آؤ توبہ کریں

میری خوابوں کی اُجلی سنہری زمیں
ہنستے پھولوں کی خوشبو سے مہکی ہوئی
امن اور پیار کے رس میں ڈوبی ہوئی
یہ زمیں تو خداداد انعام تھی
اس میں کیوں آگ اور خوں کی ہولی ہوئی
خونِ انسان کیوں اتنا ارزاں ہوا
ہر طرف ہے قیامت کا منظر بنا
زلزلے، قحط ، طوفاں حوادث، وبا
بوئے بارود ہے نار نمرود ہے
رہنما جو ہمارے ہیں رہزن ہوئے
اقتدار اور دولت کی مستی میں گم
سب رعونت تکبر کے مارے ہوئے
کھیلتے ہیں زمانے کی تقدیر سے
ناخداؤ یہ بے چہرہ شہروں کی دھند
آسمانوں سے قہر خدا لائی ہے
لالچی گدھ ہیں نظریں جمائے ہوئے
کب وطن کا بدن آخری سانس لے
ہو گیا ہے خدا ہم سے ناراض کیا
آؤ سوچیں کہ ہم سے ہوئی کیا خطا
آسمانی صحیفوں میں لکھا ہے کیا
کیوں بھڑکتا ہے دھیمے خدا کا غضب
اک منادی نے سب برملا کہہ دیا
آج انسان خدا کو ہے بھولا ہوا
اپنے ہونے کا وہ دے رہا ہے پتا
سچ کی تکذیب سچوں کی تعذیب ہے
جھوٹ کہنا ہی اس وقت تہذیب ہے
کیوں عذابوں کو آواز دیتے ہو تم
اب بھی کچھ وقت باقی ہے اے دوستو
اپنے شہروں سے قصبوں سے باہر چلو
اپنے محلوں فصیلوں کو تم چھوڑ کر
اپنے گھر اپنی چاہت سے منہ موڑ کر
اپنے بچے بلکتے ہوئے چھوڑ کر
ربط ارضی خداؤں سے سب توڑ کر
اک خدا کو پکاریں کرم مانگ لیں
بہت گڑ گڑا کے دعائیں کریں
چیخیں چلائیں روئیں اور توبہ کریں
بخش دے گا ہمیں سن کے آہ و بکا
بڑھ کے ماؤں سے بھی مہرباں ہے خدا

(امۃ الباری ناصر)

تعارف سورۃ ھود (گیارہویں سورہ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 124 آیات ہیں)

اردو ترجمہ قرآن (حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ) ایڈیشن 2003

مترجم: وقار احمد بھٹی

وقتِ نزول

ابنِ عباس، الحسن، مجاہد، قتادہ اور جابر بن زید کے مطابق یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی جبکہ مقاتل کے نزدیک یہ ساری سورہ مکہ میں نازل ہوئی ماسوائے آیات 13، 18 اور 115 کے جو مدنی دور میں نازل ہوئیں۔

مضامین کا خلاصہ

سابقہ سورہ میں خدا کے نبی کے دشمنوں کو تین گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (ا) جو مکمل طور پر تباہ ہوگئے۔ (ب) جنہیں مکمل طور پر چھوڑ دیا گیا۔ (ج) وہ جنہیں کچھ حصہ تباہی اور کچھ حصہ معافی کا نصیب ہوا۔

اس سورہ میں قرآن کریم کے اس پہلے گروہ کی بابت تفصیلات بیان ہوئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ خدا نے قوم ھود کو یوں ہلاک کیا کہ ان کا نام ونشان تک مٹا ڈالا اور ان کی جگہ ایک نئی قوم کو لایا جن سے انسانی معاملات کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ یہ سورہ اس موضوع پر بھی روشنی ڈالتی ہے کہ خدا انسانی اعمال کو دیکھتا ہے اور ان کے اعمال کے مطابق ان سے سلوک کرتا ہے اور ان کی راہنمائی کے سامان ان کے حالات کے مطابق مہیا فرماتا ہے۔ جیسا کہ یہ سامان ان کی بہتری کے لئے ہوتا ہے ایسے لوگ جو ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے وہ اخلاقی طور پر مردہ ہو جاتے ہیں۔ یوں یہ سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے اور جس طرح انسان کی ایک نسل کے بعد دوسری نسل آجاتی ہے اسی طرح جب پہلی مذہبی جماعت (بوجہ نافرمانی) ہلاک ہو جاتی ہے اس کی جگہ لینے دوسری آجاتی ہے۔

یہ سورہ مزید بتاتی ہے کہ الٰہی احکام کی نافرمانی کے باوجود کچھ عرصہ تک دنیاوی ترقی کرنا ممکن ہے، ہمیشہ کی ترقی صرف ان کے حصہ میں آتی ہے کہ جو خدا کے وفادار اور سچے انسان ہوتے ہیں اور ان کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور تاریخِ دنیا سے مٹایا نہیں جاسکتا۔ اس کے بعد وہ دلائل بیان ہوئے ہیں کہ کیونکر مومن، کفار پر غالب آتے ہیں اور کفار حق کے مقابل پر ناکام ہوتے ہیں۔ اس سورہ میں یہ سنت اللہ بھی مثالوں سے واضح کی گئی ہے کہ ایسے کفار جو بہت طاقتور اور کثرت میں ہوتے تھے جب ان کا مقابلہ خدا کے عاجز پیغمبروں سے ہوا تو وہ تباہ وبرباد ہو کر رہ گئے جن میں قوم نوح، ھود، صالح، لوط اور شعیب شامل ہیں۔

اس سورہ میں ابو الانبیاء حضرت ابراھیم علیہ السلام کا ذکر بھی گیا ہے مگر وہ صرف قوم لوط کے تناظر میں ہے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے ذکر کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے جو بنی اسرائیلوں کے حوالہ سے نہیں بلکہ فرعون کے حوالہ سے ہے جو اپنے متکبر ساتھیوں کے ساتھ تباہ کر دیا گیا کیونکہ اس نے خدا کے نبی کا انکار کیا تھا۔

بعد ازاں مومنوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ خدا کے غضب کا مورد بننے والے لوگوں سے تعلقات نہ بنائیں کیونکہ ایسے لوگوں سے تعلق رکھنا فطرتی طور پر انہیں بھی سزا کا مستحق بنا دے گا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کو بتایا گیا ہے کہ اپنی قوم میں سے انکار کرنے والوں کی تباہی کے متعلق پریشان نہ ہوں کیونکہ آپ ﷺ سے پہلے کئی انبیاء کے مخالف ایسے منطقی انجام کو پہنچ چکے ہیں جب انہوں نے حق کی مخالفت کی اور بضد انکار کیا۔

اس سورہ میں غضبِ الٰہی کی کئی مثالیں پیش کی گئی ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ 'سورہ ھود نے (بوجہ ذمہ داریوں کے) مجھے بوڑھا کر دیا ہے' (تفسیر درمنثور) آخر پر آنحضرت ﷺ کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ آپ کے متبعین کو بڑی بڑی فتوحات اور کامیابیاں حاصل ہوں گی۔

☆...☆...☆

حلال اور طیب غذا

راجہ اطہر قدوس

گو کہ کورونا وائرس پھیلنے کی اصل وجہ اور ماخذ کا ابھی تک علم نہیں ہوسکا مگر بہت سے ماہرین کی رائے کے مطابق یہ چمگادڑ سے پھیلا ہے۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے اور ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اسلئے وہ انسان کے کھانے پینے کے معاملات کے متعلق بھی راہنمائی کرتا ہے۔ بلاشبہ کھانے پینے کا اثر انسان کی عادات وخصائل پر بھی ہوتا ہے۔ آجکل طب اور سائنس بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ انگریزی کا ایک معروف مقولہ ہے کہ

"You are what you eat"

اسی لئے قرآن انسان کو حلال اور طیب غذا کھانے کی ہدایت کرتا ہے اور حرام اور ناپسندیدہ اشیاء کھانے سے منع کرتا ہے تاکہ انسان کے خصائل اور صحت پر برا اثر نہ پڑے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ وَ اشۡکُرُوۡا لِلّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ اِیَّاہُ تَعۡبُدُوۡنَ (البقرہ:173)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اسی طرح ایک اور موقع پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یَاۡمُرُهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ یَنۡهٰهُمۡ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیۡهِمُ الۡخَبٰٓئِثَ (الاعراف:158)

ترجمہ: وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بُری باتوں سے روکتا ہے اور اُن کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور اُن پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے۔

اگر انسان ان خدائی احکامات پر عمل بجالائے تو یقینی طور پر بہت سی آفات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ Wuhan کی vet. market جس کو کورونا وائرس کا منبع کہا جاتا ہے، اگر وہاں حفظان صحت کے ان اصولوں پر عمل کیا جاتا تو اس قسم کی تباہ کاریوں سے بچا جا سکتا تھا۔ آج بھی دنیا کے مختلف ممالک میں غیر فطری طور پر مکروہ جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے جو کئی قسم کی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ یہ اسلام کی عظیم الشان خوبی ہے کہ اس نے حرام اور مکروہ کے نقصانات سے نسل انسانی کو آگاہ کیا۔

وبائی امراض اور اجتماعی عبادات

آج دنیا میں جہاں اس وائرس سے لاکھوں اموات ہو رہی ہیں اور ان گنت لوگ روزانہ متاثر ہو رہے ہیں، اسوقت بعض مذہبی حلقوں کی طرف سے نمازوں کے اجتماعات روکنے کی حکومتی پالیسیوں کے خلاف سخت ردعمل سامنے آرہا ہے۔ ان علماء اور مشائخ کے مطابق اسلام کسی بھی صورت میں نماز باجماعت قائم کرنے سے منع نہیں کرتا۔ لیکن کیا یہ بات واقعی درست ہے؟ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَ لَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّهۡلُکَةِ (البقرہ:196)

اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں) ہلاکت میں نہ ڈالو۔

یہ آیت کریمہ واضح طور پر انسانی جان کی حفاظت کے مضمون کو بیان کرتی ہے۔ ان دنوں جبکہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ یہ موذی وائرس ایک دوسرے کے زیادہ قریب آنے سے پھیلتا ہے، تو ایسی صورتحال میں ایک عقل مند مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی جان اور دوسروں کی جان بچانے کیلئے اجتماعات میں نہ جائے۔

ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بات یقینی بنائی کہ کسی بھی شخص کو معمولی سی بھی تکلیف نہ پہنچے۔ چنانچہ احادیث میں یہ ذکر ملتا ہے کہ ایک مرتبہ بہت زیادہ بارش کے حالات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو یہ ارشاد فرمایا کہ اذان میں "صَلُّوا فِيْ رِحَالِكُمْ" کے الفاظ دہرائے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد اس لئے فرمایا کہ لوگ بے جا تکلیف سے بچ جائیں اور اپنے گھروں میں نماز ادا کریں۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الرخصۃ فی المطر والعلۃ أن یصلی فی رحلہ)

اسی طرح ایک اور موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں کوئی بھی بدبودار چیز کھا کر آنے سے منع فرمایا۔ حدیث میں آتا ہے۔

قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ

(صحیح البخاری، کتاب الأذان، ماجاء فی الثوم النی والبصل والکراث)

یعنی جس کسی نے لہسن یا پیاز کھایا ہو تو اس کو چاہیے کہ ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے۔

اب یہ بات نہایت دلچسپ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو محض بدبو کی وجہ سے ایسے شخص کو گھر بیٹھنے کا حکم دیا مگر آجکل کے نام نہاد علماء اس بات پر مصر ہیں کہ اس جان لیوا بیماری میں بھی ضرور مساجد میں جا کر ہی نماز ادا کی جائے۔

بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق چند روز قبل ایک تحقیق سامنے آئی کہ جنوبی کوریا کے ایک چرچ میں اجتماع کے باعث بیسیوں لوگوں میں اس وائرس کی تصدیق ہوئی۔ ماہرین کے نزدیک اگر چرچ میں یہ اجتماع نہ ہوتا تو ملک میں یہ وائرس موجودہ نسبت سے نہ پھیلتا کیونکہ بہت سے لوگ اس وائرس

بقیہ صفحہ 5 پر

جماعت احمدیہ کی ترقی کی وجوہات

(مکرم عبدالقدیر قمر مربی سلسلہ)

خدائے عزوجل نے اپنے ابدی کلام قران مجید میں مومنین کو غلبہ کا وعدہ دیتے ہوئے فرمایا ہے وَأَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ إِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (آل عمران 140) کہ اگرتم مومن ہو توتمہی غالب ہو گے۔ اسی طرح فرمایا أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُونَ (المجادلۃ 23) کہ اللہ کے لشکر ہی غالب آتے ہیں۔ نیز فرمایا قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (المؤمنون 2) کہ مومن کامیاب ہوتے ہیں۔سورہ نور میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک علامت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ خلافت کے عظیم انعام سے نوازتا ہے جیسے کہ فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَھُمْ دِينَھُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَھُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ أَمْنًا (النور 56)

یعنی: تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔

سرور کائنات فخر موجودات، سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے آخری زمانہ میں اسلام کے غلبہ اور کامیابی کے لئے مسلمانوں کو خلافت کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا نبوت رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا خلافت علی منہاج النبوۃ رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا۔ پھر کاٹنے والی بادشاہت آجائے گی وہ بھی جب تک اللہ چاہے گا رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھالے گا۔اس کے بعد متکبر بادشاہ ہوں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھا لے گا۔ ثم تکون الخلافہ علی منہاج النبوۃ ثم سکت۔ اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نبوت کے بعد خلافت قائم فرمائے گا۔اب خلافت کا ذکر فرمانے کے بعد حضور ﷺ خاموش ہوگئے۔(مشکوہ۔کتاب الفتن)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں قائم ہونے والی خلافت علی منہاج النبوہ قیامت تک بفضل اللہ تعالیٰ جاری رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اور اس خلافت پر ایمان لانے والے ہی وہ مومن اور صالحین ہوں گے جن کے دین کو تمکنت اور مضبوطی دی جائے گی، جن کے خوف امن میں بدل دیئے جائیں گے۔

آج جب خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک سو بارہ سال ہوگئے ہیں تو ان سالوں کا ایک ایک دن اس بات کا گواہ ہے کہ مخالفین احمدیت کی طرف سے جو بھی مخالفت کی اندھیاں چلائی گئیں، جو بھی طوفان برپا کئے گئے۔ انشقاق اور دشمنی کے خارزار لگائے گئے۔خوف اور ہراس پھیلا کر ہر طرف سے راستہ روکنے کی کوشش کی گئی۔ نام نہاد مذہبی راہنماؤں، متشدد مولویوں سے لیکر حکومتوں تک نے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا۔مگر تکبر کے سارے بت ٹوٹ گئے۔خوف کی فضائیں امن میں بدل گئیں۔ دین کو تمکنت حاصل ہوئی اور وہ ایک آواز جو منارہ قادیان سے عشق مصطفی کے جام سے لبریز ہوکر اٹھی اور اکناف عالم میں پھیل گئی ایک شخص بیس کروڑ میں بدل گیا اور قادیان کی ایک بستی ہزاروں لاکھوں بستیوں کا روپ دھار گئی۔ یہ خدا کے فضلوں کی وہ بارش ہے جو خلافت کے ذریعہ ارض احمدیت پر برسی۔ ایشیاء کے میدانوں، افریقہ کے تپتے صحراؤں اور امریکہ کے مہکتے لالہ زاروں میں جو لاالہ الا اللہ کے نعرے گونج رہے ہیں اور وہ زنگ جو براعظم آسٹریلیا کے باشندوں کے دلوں سے اتارا جارہا ہے اور وہ روشنی جس سے شش جہات جگمگا رہے ہیں۔ بادشاہ مسیح پاک کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈ رہے ہیں یہ بھی خدا کے فضلوں اور نعمتوں کی وہ بارش ہے جو احمدی زمین پر عرش کا خدا نازل فرما رہا ہے یہ سب بھی خلافت کا فیض ہے۔

ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

خلافت نور رب العالمیں ہے خلافت ظل ختم المرسلیں ہے
خلافت پاسبان مومنیں ہے خلافت ہی سے شان مومنیں ہے
کیا ہے متحد قوموں کو جس نے مرے ہمدم یہ وہ حبل متیں ہے

حقیقت یہ ہے کہ خلافت خدائے عزوجل کی نعمت ہے، دولت ہے۔ برکت ہے۔ رحمت ہے۔خلافت باعث تہذیب انساں ہے، خلافت زینت مہر نبوت ہے۔خلافت دین کا ایک حصن حصین ہے امر واقعہ یہ ہے کہ خلافت کی وجہ سے خاک کے سینہ سے پھول اگتے ہیں۔ بحر و بر میں رنگ و نور کی گھٹائیں برستی ہیں۔خلافت کے طفیل ہی وفا کے دیئے جلتے اور نت نئے چراغ مصطفوی کے اظلال جگمگاتے ہیں۔ پس اج احمدیت کو دنیا میں جو بھی ترقیات نصیب ہو رہی ہیں وہ خلافت کی وجہ سے ہیں۔ ہزاراں ہزار احمدی جو سچی خوابوں کا فیض پاتے ہیں۔کشوف والہامات سے نوازے جاتے ہیں۔جن سے فرشتے ہمکلام ہوتے ہیں۔جن کے لیئے اسمانی دروازے کھولے جاتے ہیں۔ جو ہر میدان وغا میں فتح وظفر کے علم لہراتے ہیں۔ یہ سب خلافت احمدیہ کا فیضان ہیں۔آج جو شخص بھی ان نعمتوں سے فیضیاب ہونا چاہتا ہے ان برکتوں سے حصہ لینا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ بھی دل وجان سے خلافت کے ساتھ وابستہ ہوجائے اور خلافت کی اطاعت وفرمانبرداری کا جوُا اپنی گردن میں ڈال لے کیونکہ۔

محبت کے جذبے، وفا کا قرینہ اخوت کی نعمت، ترقی کا زینہ
خلافت سے ہی برکتیں ہیں ساری رہے گا خلافت کا فیضان جاری

میں اپنے اس مضمون کو حضرت امیر المومنین خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس پیغام کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

’’پس یہ الٰہی تقدیر ہے۔ یہ اسی خدا کا وعدہ ہے جو کبھی جھوٹے وعدے نہیں کرتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ پیارے جو آپ کے حکم کے ماتحت قدرت ثانیہ سے چمٹے ہوئے ہیں۔انہوں نے دنیا پر غالب آنا ہے کیونکہ خدا ان کے ساتھ ہے خدا ہمارے ساتھ ہے۔۔۔پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو قدرت ثانیہ سے چمٹ کر اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کریں۔آج ہم نے عیسائیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔یہودیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ہندوؤں کو بھی اور ہر مذہب کے ماننے والے کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔یہ خلافت احمدیہ ہے جس کے ساتھ جڑ کر ہم نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو بھی مسیح ومہدی کے ہاتھ پر جمع کرنا ہے۔‘‘

(ماہنامہ خالد۔جون، جولائی 2008)

خلافت سے وابستہ جو بھی رہے گا
نہیں اس کو خطرہ نہ پھر کوئی غم ہے
خلافت کے سایہ میں ہم بڑھ رہے ہیں
ہمارا ترقی کی جانب قدم ہے

یو کے میں پینے کا پانی

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یو۔کے میں پینے کے لئے استعمال ہونے والا پانی گھر سے اخراج شدہ پانی کو صاف کرکے بنایا جاتا ہے اور اسی پانی کو recycle کرنے کے بعد پینے کے قابل بنایا جاتا ہے لیکن یہ صرف ایک وہم ہے۔قارئین کے لئے اس کی معلومات ذیل میں درج کی جاتی ہے اور اس کو سمجھنے کے لئے ایک نقشہ بھی پیش ہے۔ اس کا پراسس یہ ہے کہ

۱۔سب سے پہلے بارش یا نہروں کا پانی جمع کیا جاتا ہے اور اس کو اس کی صفائی کے لحاظ سے مختلف جگہوں پر رکھا جاتا ہے۔

۲۔اس پانی کو reservoirs میں رکھا جاتا ہے یعنی بڑے ٹب میں۔ اس دوران موٹا موٹا گند نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ reservoirs کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر قحط پڑ جائے تو پانی reserve میں بھی ہے۔

۳۔ اس کے بعد screening ہوتی ہے۔یعنی جس طرح چھلنی میں سے اگر پانی کو گزارا جائے تو بڑی چیزیں چھلنی میں رہ جاتی ہیں۔ اسی طریق پر پانی کو صاف کیا جاتا ہے۔

۴۔ اس کے بعد کچھ دوائیاں ڈال کر زیادہ باریک چیزوں کو ختم کیا جاتا ہے اور ریت کے درمیان سے پانی کو گزارا جاتا ہے تا کہ مکمل صفائی ہو جائے۔ اسے flocculation & filtering کہا جاتا ہے۔

۵۔ اس کے بعد آخری مرحلہ یہ ہے کہ 1 فی صد chlorine پانی میں ملائی جاتی ہے تا کہ سب خطرناک بیماریاں ختم ہو جائیں۔(chlorine جان لیوا ہوسکتی ہے لیکن بہر حال پانی میں کم مقدار میں ہے لہٰذا اس کا اثر لمبے عرصے کے بعد ہونا لازمی ہے۔)

٦۔اس کے بعد pipeline کے ذریعہ پانی گھروں تک پہنچایا جاتا ہے۔ان pipes کی ہفتہ وار checking ہوتی ہے۔

اب ان کو پانی کی صفائی کے طریقہ میں مہارت حاصل ہوگئی ہے تو اب واٹر پلانٹس کی کم ضرورت ہے۔ زیادہ پانی کم واٹر پلانٹس میں صاف کیا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ، یو کے کے پانی پر ہر طرح کے test کئے جاتے ہیں قبل اس کے کہ وہ استعمال میں لایا جائے:

- Lead
- Discoloured water
- Hydrogen ion
- Nitrate
- Trihalomethanes
- Ecoli

ان سب چیزوں کا test لیا جاتا ہے اور اگر پانی میں اس کی ملونی ہو تو وہ کارخانہ fail ہوجاتا ہے۔

یو کے میں ہفتہ وار resvoirs اور pipelines کی چیکنگ ہوتی ہے اور خاص طور پر e coli کے ٹیسٹ ہوتے ہیں۔

عام طور پر اب پانی ۲۰۰٦ کی نسبت کافی صاف ہے۔ اور 99٪ کارخانے ecoli کے ٹسٹ میں کامیاب ہوئے۔

جہاں تک گھروں اور companies کا تعلق ہے تو ہر

بقیہ صفحہ 2 پر

یادِ رفتگان

انجینئر قریشی افتخار علی صاحب

مرتبہ: انجینئر محمود مجیب اصغر

انجینئر قریشی افتخار علی صاحب 99سال کی عمر میں 03جون 2020ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے

انجینئر قریشی افتخار علی صاحب سے میرا تعارف 1980ء میں اس وقت ہوا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) کا قیام فرمایا اور آپ کو حضور نے ایک سال کے لئے صدر نامزد کیا مجھے آپ کی نامزد عاملہ سے شروع کر کے آخر تک آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔

1981ء کے جلسہ سالانہ پر ایسوسی ایشن کے پیٹرن حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) نے انتخاب کروائے اور آپ ہی اس کے چیئرمین منتخب ہوئے (دراصل اس وقت تک دستور اساسی بن گیا تھا اور صدر کو redesignate کر کے چیئرمین کر دیا گیا تھا)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی 1982ء میں وفات کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ خلافت رابعہ کے عظیم منصب پر فائز ہوئے اور حضور نے چوہدری حمید اللہ صاحب کو آئی اے اے اے ای کا پیٹرن بنا دیا بہر حال آگے جتنے بھی انتخاب ہوئے ہر بار انجینئر قریشی افتخار علی صاحب ہی چیئرمین منتخب ہوتے چلے گئے اور اس طرح 32 - 33 سال مسلسل آپ کو IAAAE کے چیئرمین کے طور پر خدمت کی توفیق ملی اور یہ آپ کا منفرد اعزاز ہے۔

برٹش انڈیا میں انجینئرنگ کالج رڑکی (Roorkee) سن 1847ء میں قائم ہوا تھا اور یہ انڈیا میں سول انجینئرنگ کی تعلیم کے لئے پہلا ادارہ تھا۔ رڑکی دہلی سے شمال میں 180 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اسے برصغیر میں بہت شہرت حاصل ہوئی انجینئر قریشی افتخار علی صاحب نے اسی کالج سے سول انجینئرنگ میں گریجوایشن کی۔ آپ نے خود مطالعہ کر کے احمدیت قبول کی اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دور کے نصف اول میں بیعت کی توفیق پائی آپ بعد میں آکر بہتوں سے آگے نکل گئے۔

رڑکی کا کالج بالخصوص گنگا کینال جو دریائے سولانی کے اوپر سے گزرتی ہے اور سول انجینئرنگ کا بہترین آرکیٹکچرل شاہکار ہے کے لئے معرض وجود میں آیا تھا۔

آپ نے اپنی سروس کا آغاز محکمہ انہار (اریگیشن ڈیپارٹمنٹ) سے کیا اور پاکستان کے قیام کے کچھ سال بعد پاکستان ہجرت کر کے آگئے اور یہاں آپ کو پنجاب اریگیشن میں ایڈجسٹ کر لیا گیا۔ آپ پر محکمانہ طور پر کئی نشیب وفراز آئے لیکن آپ محنت، فرض شناسی، دیانتداری اور دعاؤں کی بدولت چیف انجینئر بلکہ قائم مقام سیکرٹری اریگیشن کے منصب تک ترقی کرتے چلے گئے

آپ کی سادگی اور دیانتداری کا یہ عالم تھا کہ ساری عمر اپنا کوئی ذاتی گھر نہ تعمیر کر سکے اور نہ کوئی موٹر کار خریدی اس دور میں شاید ہی کوئی انجینئر آپ کی طرح ہو جب کہ آپ کے ہم منصب بڑے بڑے بنگلوں اور قیمتی موٹر کاروں کے مالک نظر آتے ہیں۔ آپ نے جو کچھ کمایا اپنی اور بیوی بچوں کی جائز ضروریات پوری کرنے کے بعد سارا روپیہ خدا کی راہ میں خرچ کر دیا اور نہایت سادہ زندگی گزاری۔

گورنمنٹ سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے زندگی وقف کر دی اور حلقہ بیت المبارک کے ایک کوارٹر میں بقیہ زندگی گزار دی یہ وہی کوارٹر ہے جس میں امام بشیر احمد خان رفیق صاحب اس زمانے میں رہتے رہے ہیں جب کچھ سال لندن سے آکر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمت کر رہے تھے۔

وقف کی منظوری کے بعد آپ وکیل المال ثالث مقرر کئے گئے اس کے ساتھ IAAAE کی grooming آپ کے ذمہ تھی آپ نے خلیفہ وقت کی راہنمائی اور پیٹرن صاحب کے ساتھ مکمل coordination سے IAAAE کے کانسٹیٹیوشن کے عین مطابق ایسوسی ایشن کو درجہ بدرجہ ترقی کی منازل سے گزارا۔

مرکز میں IAAAE کے دفتر کے لئے قطعہ زمین عقب گولبازار حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے arrange کر کے دیا تھا اس پر چیئرمین صاحب نے دفتری دو منزلہ عمارت تعمیر کروائی اس کے لئے فنڈز ایسوسی ایشن کے ممبرز نے مہیا کئے۔

پاکستان کے اندر انجینئرز اور آرکیٹکٹس کی رجسٹریشن، لوکل چیپٹرز کا قیام، لوکل چیپٹرز اور ہیڈ کوارٹر میں میٹنگز جن میں باقاعدہ ریسرچ پیپرز پڑھے جاتے تھے پھر ملک سے باہر انٹرنیشنل چیپٹرز کا قیام اور سالانہ جنرل باڈی میٹنگ / کنونشن/سمپوزیم کا انعقاد آپ کے حسن تدبیر سے جاری ہوئے۔

1989ء میں صد سالہ جوبلی پر سووینئر شائع کیا گیا جو اگلے سالوں میں سالانہ بنیاد پر ٹیکنیکل میگزین کی شکل اختیار کر گیا آپ کے اندر کمال وصف یہ تھا کہ اپنی عاملہ کو فری ہینڈ دیتے اور ہر اچھے کام کا کریڈٹ اسی کارکن کو دیتے جس نے اس کام میں حصہ ڈالا ہوتا کبھی کسی کام میں رکاوٹ نہیں ڈالی آپ کے دور میں سووینئرز سمیت 15 مجلے شائع ہوئے۔

1980ء سے مرکز میں جماعت کے جتنے بھی پراجیکٹ ہوئے آپ کی نگرانی میں ہوئے جماعت کے مختلف جگہوں کے ماہرین مرکز آکر اپنی قیمتی آراء دیتے تھے اور آپ فراخدلی سے انہیں قبول کرتے۔

آپ کے مدنظر کفایت شعاری اور کوالٹی اور پراگریس رہتی تھی

بالکل بے نفس اور ایثار پیشہ وجود تھے بے ضرر، status consciousness نام کی کوئی چیز ان کے قریب ہی نہ پھٹکی تھی دوسروں کو ہمیشہ اپنے پر ترجیح دیتے تھے اس لئے انجینئرنگ اور آرکیٹکچر فیلڈ سے تعلق رکھنے والے لوگ دل کی گہرائیوں سے آپ کا احترام کرتے تھے اور آپ کی وفات پر کئی پرانے ممبرز کے تعزیتی پیغام موصول ہوتے رہے ہیں۔

تحریک جدید انجمن احمدیہ میں آپ نے نائب صدر تک ترقی کی اور جب تک صحت نے اجازت دی بڑی ہمت سے خدمت کرتے رہے اکثر ٹرین، بس، ویگن، ٹانگے پر سفر کرتے تھے ربوہ کے پراجیکٹس کو عموماً سائیکل پر visit کرتے نمازیں آخری عمر تک مسجد مبارک میں ادا کرتے رہے۔ جب کبھی قادیان جلسہ پر جاتے وہاں پر مختلف جگہوں سے آئے ہوئے انجینئرز کا get together کرواتے۔

آپ جیسے background کے چند انجینئرز کو میں جانتا ہوں جنہوں نے گورنمنٹ سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد کنسٹرکشن اور کنسلٹنٹ فرموں میں بڑے اعلیٰ عہدوں پر کام کیا اور luxurious زندگی گزاری لیکن آپ نے وقف کی صحیح روح کے ساتھ درویشانہ زندگی کو ترجیح دی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے اور آپ کی بے لوث خدمات کو قبول فرمائے اور جنت کے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کی آل اولاد پر فضل کرے اور IAAAE کو آپ کی اچھی روایات کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ: حلال اور طیب غذا...... از صفحہ 3

کو ملک کے دیگر حصوں میں پھیلانے کا باعث بنے۔

(BBC.com 2 March 2020)

اسی طرح الجزیرہ 7/ اپریل 2020 کی ایک رپورٹ کے مطابق بھارت میں تبلیغی جماعت کے اجتماعات کے باعث بہت سی جگہوں پر اس وائرس کی تصدیق ہوئی۔ بھارت کے نئی دہلی میں ہونے والے اس اجتماع کے نتیجے میں سینکڑوں مریض سامنے آئے۔

کچھ ایسا ہی منظر پاکستان میں بھی دیکھنے کو ملا جہاں مذہبی اجتماعات کے باعث مریضوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

حج بیت اللہ کا معطل ہونا

حج صاحب استطاعت لوگوں کیلئے ایک فرض عبادت ہے۔ مگر یہ بات قابل ذکر ہے کہ آجکل کے حالات کی وجہ سے تاحال حج کو بھی معطل کیا گیا ہے، جو کہ وقت کی ضرورت بھی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مخصوص حالات میں جب جان کا خطرہ ہو تو اس وقت نماز باجماعت موقوف کی جا سکتی ہے۔

وبائی امراض اور خدمت انسانیت

اسلام حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد پر بھی بہت زور دیتا ہے۔ خاص طور پر معاشرے کے پسے ہوئے طبقے کی مدد کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ آجکل جب دنیا کی معیشت کا پہیہ بالکل جام ہو چکا ہے اور دنیا ایک معاشی بحران سے گزر رہی ہے، ایسے وقت میں بہت سے لوگوں کیلئے دو وقت کا کھانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ ایسے حالات میں ہمیں جی جان سے مستحقین کی خدمت کرنی چاہئے۔ بہت سی قرآنی آیات اور احادیث اس مضمون کو اجاگر کرتی ہیں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام احمدیوں کو خاص طور پر اپنے اردگرد ضرورت مندوں کی مدد کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ آجکل دیکھنے میں آیا ہے کہ اس بیماری کی وجہ سے اشیاء خوردونوش اور دیگر ضروری سامان بہت مہنگا بیچا جا رہا ہے۔ ہمارے پیارے امام نے ہمیں اس سے اجتناب کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"یہ بات بھی مَیں بعض احمدی کاروباری لوگوں کے لیے کہنا چاہتا ہوں کہ جو احمدی کسی کاروبار میں ہیں وہ ان دنوں میں اپنی چیزوں پر غیر ضروری منافع بنانے کی کوشش نہ کریں اور غیر ضروری منافع بنانے کی بجائے اور خاص طور پر کھانے پینے کی چیزوں میں اور ضروری لازمی اشیاء میں غیر ضروری منافع بنانے کی بجائے یہ ان چیزوں کو کم از کم منافعے پر بیچیں اور یہی انسانیت کی خدمت کے دن ہیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تلقین فرمائی ہے کہ ہمدردی کا جذبہ پیدا کرو۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے یہی دن ہیں اور اس ذریعہ سے یہ خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے بھی دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو جو بھی کاروباری لوگ ہیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ ان حالات میں بجائے غیر ضروری منافعوں کے ایک ہمدردی کے جذبے کے تحت اپنے کاروباروں کو بھی چلائیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/ اپریل 2020ء)

خدا تعالیٰ جلد از جلد دنیا سے اس وبا کا خاتمہ فرمائے اور انسانیت کو اس کے مقرر کردہ دین کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆...☆...☆

سوہانجنا، ایک کرشماتی درخت

(باسل احمد بشارت)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو اپنی صفت رحمانیت کے تحت اس کی ضروریات کے تمام سامان بھی مہیا فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَالۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰهَا وَاَلۡقَيۡنَا فِيۡهَا رَوَاسِىَ وَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ مَّوۡزُوۡنٍ۔ وَجَعَلۡنَا لَـكُمۡ فِيۡهَا مَعَايِشَ وَمَنۡ لَّسۡتُمۡ لَهٗ بِرٰزِقِيۡنَ (الحجر 21-20)

اور زمین کو ہم نے بچھا دیا اور اُس میں ہم نے مضبوطی سے گڑے ہوئے (پہاڑ) ڈال دیئے اور اس میں ہرقسم کی متناسب چیز اگائی اور ہم نے اس میں تمہارے لئے معیشت کے سامان بنائے ہیں اور ان کے لئے بھی جن کے تم رازق نہیں۔

اسی طرح سورۃ طٰہٰ میں ہے کہ اَلَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّسَلَكَ لَـكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا وَّاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰى (طٰہٰ 54)

’’(وہ) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہاری خاطر اس میں کئی راستے جاری کئے اور اس نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس سے کئی ایک جوڑے نباتات کی مختلف قسموں سے پیدا کئے۔

سامان معیشت میں اللہ تعالیٰ نے ایسی متناسب نباتات بھی زمین سے اگائیں جو انسانی جسم کے توازن کو برقرار رکھنے میں ممد ومعاون ہیں۔ اور ایسے درخت، پودے، بیلیں اور جڑی بوٹیاں بھی پیدا کیں کہ جب انسان اپنی کمزوری کی وجہ سے کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو ان کے استعمال سے اللہ کے حکم سے شفاء پا جاتا ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک میں ایسی مفید نباتات بکثرت پائی جاتی ہیں اور ترقی یافتہ ممالک میں ان کے فوائد مسلّم ہیں اور ان سے بنائی جانے والی مصنوعات بہت گراں قیمت فروخت ہوتی ہیں۔ برصغیر پاک و ہند ایسی سرزمین جو ان مفید نباتات کی دولت سے مالا مال ہے اور خاص کر پاکستان میں تو یہ جڑی بوٹیاں عام پائی جاتی ہیں۔ جن سے ہم سب کو حسب ضرورت فائدہ اٹھانا چاہیے۔ خاکسار ان نباتات واشجار واعشاب کے بارہ میں افادۂ عام کے لیے مختصراً معلومات فراہم کرتا رہے گا لیکن اس کے طریقہ استعمال اور مقدار کے تعین کے لیے کسی ماہر طب کی رہنمائی نہایت ضروری ہے۔

نباتات میں سے آج سوہانجنا کا تعارف کروانا مقصود ہے۔ سوہانجنا کا نباتاتی نام Oleifera Moringa ہے اور انگریزی میں یہ Moringa کہلاتا ہے۔ اس کے دوسرے مشہور نام ڈرم اسٹک ٹری (Drumstick tree)، ہارس ریڈش ٹری (Horsereddish tree)، بین آئل ٹری (ben oil tree)، بینزولیو ٹری (benzolive tree) وغیرہ ہیں۔

یہ پاکستان، انڈیا، سری لنکا، بنگلہ دیش اور بعض افریقی ممالک میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں تو یہ درخت عام ہے جو اپنی غذائی اور شفائی خصوصیات کی وجہ سے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس درخت کی تیرہ معروف اقسام ہیں جن میں سے دو اقسام پاکستان میں موجود ہیں۔ پنجاب اور سندھ کے گرم معتدل علاقوں میں یہ بکثرت پایا جاتا ہے۔ سوہانجنا کے درخت کی لمبائی بیس سے تیس فٹ تک ہوسکتی ہے اور اس کی شاخیں نرم اور آسانی سے توڑی جا سکتی ہیں۔ اس درخت پر سفید رنگ کے پھول لگتے ہیں جو فروری کے مہینہ میں کھلتے ہیں اور مارچ، اپریل میں پھر اس پر پھلیاں لگ جاتی ہیں۔ سوہانجنا کا مزاج خشک گرم درجہ دوم ہوتا ہے۔ سوہانجنا کی جڑیں (جنہیں سوہانجنے کی مولی کہا جاتا ہے)، پتے، پھلیاں اور پھول اپنے اندر حیرت انگیز اور کرشماتی فوائد سموئے ہوئے ہیں۔ اس کے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے جو Ben Oil کہلاتا ہے۔

یہ ایسا کرشماتی درخت ہے کہ اس کے پتے وٹامن اے، وٹامن بی، وٹامن سی، وٹامن کے، میگنیشیم، آئرن، بیٹا کاروٹین اور پروٹین ومعدنیات سے بھرپور ہوتے ہیں۔ اس کے 100 گرام خُشک پتوں میں اسی مقدار کے دہی سے زیادہ پروٹین، کیلے سے زیادہ پوٹاشیم، دودھ سے زیادہ کیلشیم، گاجروں سے زیادہ وٹامن اے، مالٹے سے زیادہ وٹامن سی، پالک سے زیادہ آئرن پایا جاتا ہے۔

("Stem and root anatomical correlations with life form diversity, ecology, and systematics in Moringa (Moringaceae)". Botanical Journal of the Linnean Society. 135 by Olson, M. E)

یہ اینٹی آکسیڈنٹ (anti-oxidant) ہے۔ اس میں کلوروجینک ایسڈ (chlorogenic acid) پایا جاتا ہے جو چینی کو جذب کرنے کی رفتار کو کم کرکے شوگر لیول کو کم کرتا ہے اور ذیابیطس کے مریضوں کے لیے مفید ہے۔ سوہانجنے کا استعمال انسان کے مدافعتی نظام کو مضبوط بنا کر اسے کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اعصاب کو طاقت دیتا ہے اور دماغ اور آنکھوں کو قوت دے کر ذہانت اور قوت حافظہ میں بڑھوتی لاتا ہے۔ بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کی مقدار کو کنٹرول کرتا ہے۔ جگر اور گردے کے افعال کو فروغ دیتا ہے۔ چہرے پر جھریاں بننے کو کم کرکے جلد خوبصورت بناتا ہے اور خون کو مصفیٰ کرکے جلدی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ ہاضمہ بڑھاتا ہے۔ جسم کی سوزش کو روکتا اور جلن کو کم کرتا ہے۔ اسی لیے معدے کے السر میں مفید ہیں۔ اس کا تیل فنگس (Fungus) اور آرتھرائٹس (Arthiritis) کے علاج کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اسکا روزانہ استعمال طبیعت کو ہشاش بشاش رکھتا ہے۔ ڈپریشن سے نجات دلاتا ہے۔ اس کے خشک پتوں کی چائے اعصابی وجسمانی کمزوری کو دور کرکے بے خوابی کی شکایت کو دور کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

اس کا ایک اور اہم فائدہ یہ ہے کہ اس کے پتے غذائیت کی کمی کو پورا کرتے ہیں جو عموماً بچوں یا دودھ پلانے والی ماؤں میں پائی جاتی ہے اور ایسے افراد جو غذائی اعتبار سے خطرے سے دوچار ہوں تو انہیں بطور کیلشیم اور پروٹین سپلیمنٹ کے سوہانجنے کے پتوں کا پاؤڈر استعمال کروایا جاتا ہے۔

(Underutilized and Underexploited Horticultural Crops: Vol.04, page 112 edited by K.V. Pete, Management of Nutritional and Health Needs of Malnourished and Vegetarian People in India by H.D Kumar)

تحقیق کے مطابق سوہانجنے کے بیج اور اس کے پھل گدلے پانی کو صاف کرکے اس کو پینے کے قابل بنا دیتے ہیں۔

Underutilized and Underexploited Horticultural Crops: Vol.04, page 112edited by K.V. Pete)

سوہانجنا کے پتے غذائی اعتبار سے بہت فائدہ مند ہیں۔ اس کے خشک پتے بطور سفوف استعمال ہوتے ہیں۔ پتوں کو سائے میں خشک کرکے پیس کر ہوا بند مرتبان میں محفوظ کرلیا جاتا ہے۔ یہ بچوں بڑوں سب کے لیے یکساں مفید ہے۔ ماہرینِ غذا کے نزدیک بالغ افراد کے لیے 50 گرام اور بچوں کے لیے 25 گرام خوراک کا روزانہ استعمال ان کی زیادہ تر غذائی ضروریات کو پورا کردیتی ہے۔ اطباء کے نزدیک اچار کی صورت میں اس کی مقدار خوراک 15 گرام، بطور رَس 20 گرام اور بیج ایک گرام ہونی چاہیے۔

سوہانجنا کی جڑ (مولی) کو پانی میں ابال کر اس سے کُلیاں کرنے سے منہ کے زخم اور چھالے دور ہوجاتے ہیں۔ سوہانجنے کے پھول کرم شکم (پیٹ کے کیڑوں) کو ہلاک کرتے ہیں اور درد شکم کو بھی دور کرتے ہیں اور بھوک لگاتے ہیں۔ اس کی پھلیوں اور پھولوں کو سرکہ میں ڈال کر استعمال کرنے سے درد شکم جاتی رہتی ہے۔

(آسان قدرتی علاج از حکیم طاہر محمود صفحہ 171)

سوہانجنے کی مولی کا اچار حبس بول کی تکلیف دور کرتا ہے اور پتھری کو توڑ کو خارج کردیتا ہے۔ سوہانجنے کی پھلیوں اور مولی کا اچار تبخیر معدہ، پیٹ درد اور بلڈ پریشر کو کم کرنے میں مفید ہے۔ اس کے پھولوں، پھلیوں اور پتوں کو سرد بلغمی امراض میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(آسان قدرتی علاج از حکیم طاہر محمود صفحہ 171)

سوہانجنا کی جڑ (سوہانجنے کی تازہ مولی)، سرسوں، ادرک ہم وزن پیس کر بیر جتنی چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا کر صبح وشام پانی کے ساتھ استعمال سے جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔ ان پتوں کو پیس کر تھوڑی بھاپ دے کر گرم کرکے جوڑوں میں سوجن والی جگہ پر باندھنے سے سوزش میں کافی فائدہ ہوجاتا ہے۔

غرضیکہ سوہانجنا سینکڑوں بیماریوں یا مسائل صحت کے علاج میں مفید ہے اور اس کا کوئی منفی اثر بھی ثابت نہیں۔ یورپ و امریکہ کے سائنسی محققین نے بعد تحقیق اس کے کثیر الفوائد ہونے کی وجہ سے اس کی اہمیت سے لوگوں کو روشناس کروایا ہے اور اس کے پتوں کے ایکسٹریکٹ (Extract) رَس اور پاؤڈر وغیرہ سے کیپسول، گولیاں اور فوڈ سپلیمنٹ تیار کیے ہیں جنہیں وہاں کے لوگ ارزاں قیمت پر خرید کر استفادہ کر رہے ہیں۔ ہمارے ملک پاکستان میں تو یہ کرشماتی درخت بکثرت پایا جاتا ہے، اس کے پتوں وغیرہ کے استعمال پر کوئی رقم بھی خرچ نہیں کرنا پڑے گی۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آٓمین

☆...☆...☆

اطلاعات اعلانات

درخواست دعا

محترم نوید احمد سعید صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں:

خاکسار کے والد محترم محمد رشید صاحب بوجہ برین ٹیومر اور دائیں سائیڈ پر فالج کے اثر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ چل پھر نہیں سکتے نا ہی اسوقت خود اٹھ یا بیٹھ سکتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور صحت عطا کرے۔ آمین

☆...☆...☆

حضرت شیخ محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ۔ کلکتہ

(غلام مصباح بلوچ)

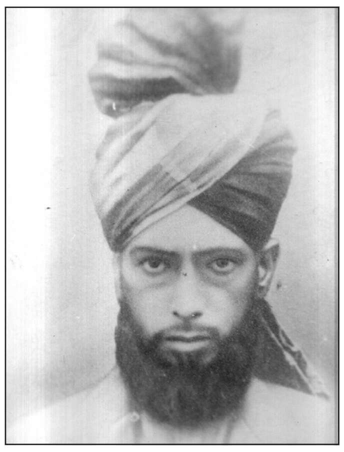

حضرت شیخ محمد حسین صاحبؓ ولد شیخ محکم الدین صاحب اصل میں چنیوٹ کے رہنے والے تھے لیکن اپنی تجارت کے سلسلے میں کلکتہ میں مقیم تھے۔ 1901ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور نہایت مخلص اور مفید وجود ثابت ہوئے۔ نظام وصیت کے آغاز پر اولین طور پر وصیت کرنے والوں میں شامل ہوئے، آپ کا وصیت نمبر 243 ہے۔ دیگر مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مورخہ 6/ مارچ 1929ء کو وفات پائی، میت قادیان نہ آسکی لیکن بوجہ موصی ہونے کے یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔ آپ کی وفات پر محترم حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ نے لکھا:

’’ہمارے محترم بھائی جناب شیخ محمد حسین صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ کلکتہ 23/ رمضان المبارک کو ایک طویل علالت کے بعد راہیٔ ملک بقا ہوئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ خداوند کریم ان کو اپنے فضل و کرم سے اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

یہ بزرگ جماعت احمدیہ کلکتہ کے ایک درخشندہ ستارے تھے، کوئی تحریک سلسلہ کی طرف سے ایسی نہیں ہوتی تھی جس میں ان کا قدم سب سے آگے نہیں اٹھتا تھا صرف یہی نہیں کہ وہ سلسلہ کی تحریکات میں دلچسپی لیا کرتے تھے بلکہ جماعت کے حاجتمندوں کی دست گیری اور اپنے اقرباء کی امداد نیز ایسے لوگوں کی حاجت روائی جو مسلم بھی نہیں تھے، مگر ان سے کچھ کاروباری تعلق اور واقفیت رکھتے تھے، ان کی بھی بہت امداد کیا کرتے تھے۔ بہت سے سکھ اور ہندو بھی ان کی وفات پر بہت افسوس کرتے ہیں اور ان کے اعلیٰ اخلاق کے ثنا خوان اور مداح ہیں۔

مدراس کے ایک مخلص احمدی نے جن کا ایک زمانہ میں بڑا کاروبار تھا، ایک دفعہ شیخ صاحب مرحوم سے ایک ہزار روپے قرض لیے۔ اس وقت شیخ صاحب مرحوم اپنے غیر احمدی بھائی کے ساتھ مل کر کام کرتے تھے اور یہ رقم انھوں نے مشترکہ سرمایہ سے دی تھی۔ جب بھائی کو حساب کتاب سمجھانے لگے تو انھوں نے رقم مذکور پر اعتراض کیا۔ شیخ صاحب مرحوم نے اپنے بھائی سے کہا تم اس رقم کو میرے نام لکھ لو۔ کچھ دنوں کے بعد شیخ صاحب مرحوم کے بھائی نے ان سے کہا دوکان کو روپیہ کی سخت ضرورت ہے، وہ ہزار روپے جو تم نے فلاں صاحب کو قرض دیے ہیں اُن سے طلب کرو۔ شیخ صاحب نے صاف لفظوں میں تقاضا کرنے سے انکار کر دیا اور کہا ہمارے بھائی جن کو میں نے قرضہ دیا ہے جب اُن کے پاس ہوگا مجھے امید قوی ہے بغیر مانگے بھیج دیں گے، ان کو میرے روپوں کا یقیناً خیال ہے مگر چونکہ ان کی حالت کمزور ہے مَیں ایسی حالت میں ان سے تقاضا کر کے ان کی مزید تکلیف کا باعث بننا گوارا نہیں کرسکتا۔ ایک اور موقعہ پر ایک دوست نے جن کو ہزار یا دو ہزار کی سخت ضرورت تھی مرحوم سے ضرورت بیان کی، شیخ صاحب کے پاس روپیہ نہ تھا مگر انھوں نے اپنی بیوی کا زیور گروی رکھ کر روپیہ مہیا کر دیا۔

مرحوم کے راضی بقضائے الٰہی ہونے کا ایک واقعہ سناتا ہوں، ان کا ایک لڑکا وطن میں سخت علیل تھا اور کئی دن سے خط نہیں آیا تھا اس خیال سے کہ کہیں ان کے بھائی کے پاس خط نہ آیا ہو ملنے کے لیے گئے وہ ابھی بیٹھے ہی تھے کہ ان کے بھائی کے پاس تار پہنچا جس میں اس لڑکے کی وفات کی خبر تھی، ان کے بھائی نے پڑھ کر سخت گریہ وشیون شروع کیا مگر یہ چپ بیٹھے رہے اور اپنے بھائی سے کہا دیکھو مجھ سے اور میرے خدا سے کوئی جھگڑا نہیں، یہ اس کی امانت تھی جو اُس نے لے لی۔

انھوں نے 1901ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت کی تھی اور جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال لاہور میں ہوا آپ وہاں موجود تھے اور جنازے کے ساتھ قادیان آئے۔ آپ ان موصیوں میں سے تھے جنھوں نے اپنی منقولہ وغیر منقولہ کے عشر کی وصیت کی ہوئی ہے۔ شیخ صاحب مرحوم ومغفور کی عمر قریباً 52، 53 سال کی ہوگی۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیوی، تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے.....‘‘

(الفضل 2/ اپریل 1929ء صفحہ 8)

☆...☆...☆

بچہ کی پیدائش سے ہی تربیت کا آغاز

(ظہیر احمد)

ثُمَّ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّۃَ اِبۡرٰہِیۡمَ حَنِیۡفًا ؕ وَ مَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ
(النحل: 124)

ترجمہ: پھر ہم نے تیری طرف وحی کی کہ تُو ابراہیم حنیف کی ملّت کی پیروی کر اور وہ مشرکین میں سے نہ تھا۔

پیدائش کے فوراً بعد اذان اور اقامت کے الفاظ کان میں پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس دن حضرت حسن ابن علیؓ کی ولادت ہوئی، فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى، وَأَقَامَ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرَى: تو نبی کریم ﷺ نے ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی۔

(شعب الایمان، حسن الخلق)

حضرت خلیفۃ المسیح الثّانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بچہ کی تربیت کا زمانہ رسول کریمؐ نے وہ قرار دیا ہے جبکہ بچہ ابھی پیدا ہی ہوا ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے اگر ہوسکتا تو رسول کریم ﷺ یہ فرماتے کہ بچہ جب رحم میں ہو اسی وقت سے اس کی تربیت کا وقت شروع ہو جانا چاہیئے۔ مگر یہ چونکہ ہو نہیں سکتا تھا اس لئے پیدائش کے وقت سے تربیت قرار دی اور وہ اس طرح کہ فرمادیا کہ جب بچہ پیدا ہو اُسی وقت اس کے کان میں اذان کہی جائے۔ (منہاج الطالبین، انوار العلوم جلد 9 ص 200، 201)

پیدائش کے بعد بچے کو نیک لوگوں کے پاس دعا کے لئے لے جانا

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ: رسول اللہ ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا اور آپ ﷺ ان کے لئے برکت کی دعا کرتے تھے جبکہ یہ بھی آتا ہے کہ آپ ﷺ ان کو گھُٹی بھی دیا کرتے تھے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، فی الصبی یولد فیوٴذن فی اُذنہ)

بچوں کے اچھے نام رکھنا

حضرت ابوُسعید اور حضرت ابن عباسؓ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہو فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهُ: تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح باب الولی فی النکاح)

سر مونڈنا اور عقیقہ کرنا

حضرت سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے۔ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمَّى: ساتویں روز اس کی طرف سے (عقیقہ کا) جانور ذبح کیا جائے، اس کا سر منڈوایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

(سنن ابن داؤد، کتاب الضحایا، فی العقیقہ)

آپ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سوال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے جانور ذبح کرنا چاہے تو عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ: لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کرے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، فی العقیقہ)

اگر دو بکرے میسّر نہ ہوں تو ایک بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح جو بال بچہ کے مونڈے جائیں اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنا چاہیئے۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کی ولادت ہوئی۔ آپ ﷺ نے اُس کا نام ابراہیم رکھا اور رسول اللہ ﷺ نے ساتویں دن اس کی طرف سے بکری کا عقیقہ کیا، اس کا سر منڈوایا، اس کے بالوں کے وزن کے برابر مساکین پر چاندی صدقہ کی۔

(نومولود کے احکام و مسائل، صفحہ 175)

ختنہ: آپ ﷺ فرماتے ہیں: اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرانا، زیر ناف بال کاٹنا، بغلوں کے بال کاٹنا، مونچھیں تراشنا اور ناخن کاٹنا۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، تقلیم الاظفار)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کا ساتویں روز عقیقہ کیا وَ خَتَنَهُمَا لِسَبْعَةِ اَيَّامٍ: اور ساتویں دن ان دونوں کا ختنہ کروایا۔

(شعب الایمان، حقوق اولاد والاھلین)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلَى آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلَى آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

طیبہ طاہرہ

احمدیت نے ہمارے خاندان کو کیا دیا

محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل لندن نے گزشتہ دنوں اس موضوع پر لکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ درحقیقت یہ موضوع فی زمانہ نہ صرف وقت کی ایک اہم ضرورت ہے بلکہ احمدیت کی آئندہ نسلوں کے لیے بھی ایک تاریخی ورثہ ہوگا انشاء اللہ۔

ہمارا خاندان ذات کے اعتبار سے راجپوت بھٹی کہلاتا ہے۔ ہمارے آباو اجداد لودھی ننگل ضلع گورداسپور بھارت کے رہنے والے تھے ہمارے خاندان میں احمدیت کا نفوذ میرے پر دادا کے بھائی مکرم مولوی نور احمد صاحب ولد مولوی اللہ دتہ صاحب کے ذریعہ ہوا۔ مکتوبات احمد میں آپ کے متعلق درج ذیل تعارف درج ہے:

”مولوی اللہ دتہ صاحب لودھی ننگل ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے آپکے صاحبزادے مولوی حکیم نور محمد صاحب رضی اللہ عنہ جو ایک حکیم حاذق اور جید عالم تھے سلسلہ احمدیہ میں ایک بہترین مبلغ تھے۔ مولوی اللہ دتہ صاحب اہل حدیث مشرب کے تھے اور آپ کے صاحبزادہ حضرت مولوی نور احمد صاحب بھی فرقہ اہل حدیث میں ممتاز تھے۔ 1872ء میں حضرت اقدس (علیہ الصلوٰۃ و السلام) نے مولوی اللہ دتہ صاحب مرحوم کو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا فضل احمد صاحب کی تعلیم کے لیے بلایا تھا اس لیے کہ وہ ایک جید عالم تھے۔ مولوی اللہ دتہ صاحب جب قادیان میں آئے تو اکثر حضرت اقدس سے بعض مسائل پر تبادلہ خیالات بھی ہوا کرتا تھا۔ اس زمانہ میں فرقہ اہل حدیث (جو اس وقت وہابی مشہور تھے) کے لوگ بڑے خشک سمجھے جاتے تھے اور وہ تقلید و عدم تقلید کے مسائل میں متشدد واقع ہوئے تھے۔ روحانیت کے ساتھ انہیں دلچسپی نہ تھی۔ ظاہری امور پر زور دیتے تھے جیسے مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد میں فقیہ اور فریسی ہوتے تھے۔

مولوی اللہ دتہ صاحب زیادہ عرصہ تک قادیان میں نہ رہ سکے اور اس کام کو چھوڑ کر چلے گئے مگر حضرت اقدس سے ان کو محبت اور اخلاص تھا اور حضرت اقدس کے زہد وورع کے وہ قائل تھے۔ واپس جانے کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے حضرت اقدس کو ایک منظوم خط لکھا اور وہ فارسی زبان میں تھا۔ حضرت اقدس نے اس کا جواب فی البدیہہ فارسی نظم میں لکھ کر بھیج دیا اس خط کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس، آنحضرت کی حیات کے اس وقت بھی قائل اور آپ کو زندہ نبی یقین کرتے تھے“۔

(مکتوبات احمد جلد سوئم صفحہ 301)

اس طرح ہمارے خاندان میں احمدیت کا نفوذ محترم مولوی نور احمد صاحب کی بیعت سے ہوا۔ جو میرے پر دادا مکرم حبیب اللہ صاحب کے بھائی تھے۔ محترم مولوی نور احمد صاحب کی بیعت کے بعد میرے پر دادا نے بھی خط لکھ کر بیعت کی سعادت حاصل کی اور یوں احمدیت کا نور ہمارے خاندان میں داخل ہوگیا۔ تقسیم پاکستان سے قبل ہی یہ خاندان فیصل آباد کے ایک گاوں چک 209 گ ب لودھی ننگل میں آ کر آباد ہوگیا۔ میرے دادا محترم منظور احمد صاحب محکمہ انہار میں ملازمت کرتے تھے ان کے تین بیٹے اور بیٹیاں تھیں۔ میرے والد محترم ریاض احمد نیاز بھٹی صاحب نے 1965ء میں پاک آرمی جوائن کر لی اور 1999ء میں صوبیدار میجر کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ محترم والد صاحب کو دوران ملازمت مختلف علاقوں میں بطور صدر جماعت خدمت دین کی توفیق ملی۔ مجھے آج بھی فخر ہے کہ میں نے اپنے خاندان میں جس ماحول میں آنکھ کھولی وہ نیک اور دینی ماحول تھا جہاں دیگر امور کے ساتھ ساتھ اسلامی پردہ کا اہتمام اس کی حقیقی روح کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ والدین اور بزرگوں کا نیک نمونہ ہمارے سامنے تھا اور اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں تھا یہ محض خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ میں نے ایک احمدی گھرانے میں پرورش پائی الغرض ہمارے خاندان پر احمدیت کے بے شمار احسانات ہیں کس کس کا ذکر کروں کہ

سفینہ چاہیے اس بحر بے کراں کے لیے

احمدیت نے ہمارے خاندان کو جہاں زمانے کی دیگر آلائشوں سے محفوظ رکھا وہاں اس نے ہمیں خدمت دین اور وقف زندگی کی لذتوں سے بھی مالا مال کیا۔ تحدیث نعمت کے تحت عرض کرتی ہوں کہ میرا ایک بھائی (مکرم عزیز احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ) خدا کے فضل سے جامعہ احمدیہ تنزانیہ میں بطور ٹیچر خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ ایک بہن (سعدیہ نیاز اہلیہ مکرم عامر ندیم صاحب) گیمبیا میں نصرت جہاں سکیم کے تحت اپنے خاوند کے ساتھ وقف کی برکات سمیٹ رہی ہیں۔ دوسری بہن (مبارکہ صدیقہ اہلیہ مکرم شیخ منیر احمد صاحب معلم وقف جدید) بھی اسی راستے پر گامزن ہیں۔ سب سے چھوٹی بہن رابعہ بشریٰ سمیت خدا کے فضل سے ہم چاروں بہنوں کو شادی سے قبل نصرت جہاں ہومیو پیتھک کلینک ربوہ میں حضرت سیدہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کے زیر سایہ خدمت کی توفیق ملی ہے۔ مجھے یاد ہے شروع میں جب کلینک میں مریضوں کا بہت رش ہوا کرتا تھا اور لمبی لمبی لائنیں لگی ہوتی تھیں ہم دارالیمن سے تانگہ میں بیٹھ کر ڈیوٹی پر جایا کرتی تھیں۔ لکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اتنی لمبی ڈیوٹی کے باوجود اس خدمت میں جو لذت اور سرور ہمیں ملتا تھا احمدیت سے باہر اس کا تصور بھی ہم نہیں کر سکتے تھے۔ یہ سرور اور لذت صرف اور صرف احمدیت کے طفیل ہمارے خاندان کو ملی جس پر ہم اپنے مولا کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ پس احمدیت نے ہمیں نہ صرف عزت اور وقار دیا بلکہ خدمت دین کی اعلیٰ اور روحانی لذات سے بھی آشنا کیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ احمدیت تو ایک ایسا شجر سایہ دار ہے جس کی گھنی اور ٹھنڈی چھاؤں نہ صرف ہمیں دنیا کی تمازت سے بچاتی ہے بلکہ اس سے ایسی طراوت اور تازگی نصیب ہوتی ہے جو سدا بہار ہے۔ جس کی خوشبو ہر سو پھیلتی ہے اور ایک عالم کو سیراب کرتی ہے۔ یہ تو عافیت کا وہ حصار ہے جو سراسر امن و آشتی کی نوید ہے اور محبتوں کا عمیق سمندر ہے۔ مامور زمانہ نے کیا خوب فرمایا ہے

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

خدمت دین کی شاہراہ پر چلنے کا سفر جس کا آغاز ہمارے بزرگوں نے کیا تھا وہ آج بھی جاری ہے مجھے آج بھی لجنہ اماء اللہ مقامی میں طوعی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ لودھی ننگل سے جس بابرکت سفر کا آغاز ہوا تھا وہ ہمارے خاندان کی نئی نسل کے ذریعے پاکستان اور پھر افریقہ میں جاری ہے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شرف قبولیت عطا فرمائے آمین۔

☆...☆...☆

	25جون2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:12	19:06
مدینہ منورہ	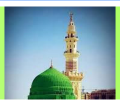	04:03	19:14
قادیان		03:45	19:38
ربوہ		03:25	19:18
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:19	21:23